جلد ۱۰ | بمبئی:- دوشنبہ ۲۲- ربیع الآخر ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۶- جون ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۳

مقالۂ افتتاحیہ

بھوپال کا انقلابی سال

بیگم صاحبہ عالیہ بھوپال ام حشمتہا بھی غضب کی بجدت خیز طبیعت رکھتی ہیں۔ آپ بھی اسی دھن میں رہتی ہیں کہ اپنے دور حکومت میں بھی ایسے طریقے ایجاد کرون کہ جو قیامت تک رعایا کو میری یاد دلاتے رہیں۔ چنانچہ حال میں آپ نے سن و سال کی کایا پلٹ کی ہے۔ بیگم صاحبہ کی جودت و جدت سے سنہ ہجری بھوپال سے رخصت فرمایا جو وہ قمری تاریخ چلا کرتی تھی اب گذشتہ سے شمسی سن کا شمار ہو چلا ہے۔ مہینوں کے نام بھی بدل دئے گئے۔ بارہ بروج شمسی مہینوں کا وظیفہ پڑھا جائیگا۔ خدا جانے اسمین بیگم صاحبہ نے کیا خوبی دیکھی ہے۔ کیونکہ بڑا نقص ہے دور کی کوڑی لانا!!

ایک باخدا انگریز

سچ ہے کہ پانچون انگلیان یکسان نہیں ہوتین انگریز اگرچہ بالعموم دیسیون سے متنفر اور انسے خلا ملا کو کسر شان سمجھتے ہیں مگر بعض ایسے بھی ہیں جو دیسیون کے ساتھ شرافت اور عالی ظرفی کا برتاؤ برتتے ہیں۔ ان کے دنیاوی کامون میں بھی ہاتھ بٹا کر دلون میں اپنی شرافت اور ہردلعزیزی کا سکہ بٹھاتے ہیں چنانچہ سرگودہ پنجاب کے مہتمم نوآبادی مسٹر بیلی صاحب بہادر نے ایک مسجد کی تیاری میں مسلمانون کا ہاتھ بٹایا ہے اور انکی یہ آرزو ہے کہ یہ مسجد پائداری و خوشنمائی میں جامع مسجد دہلی کا جواب اور نہیں تو کم از کم نمونہ تو ضرور ہو۔ اسکے لئے آپ بذات خود بہت سرگرمی کے ساتھ مسلمانون کو امداد کی طرف متوجہ کر رہے ہیں مسجد کا بڑا حصہ تیار بھی ہو گیا اسکے علاوہ ایک شاندار عمارت آپ ایک مسجد بنوانا چاہتے ہیں اور اسکی تعمیر بھی شروع ہو گئی

ملک معظم کی سن گانٹھ

حضور ملک معظم شاہنشاہ ہندوستان کی مبارک سالگرہ کا مبارک دن آج ہے یعنے آج حضور کے رشتۂ حیات میں ایک گرہ اور پڑ گئی۔ قاعدہ کی بات ہے کہ رشتہ میں جتنی گرہیں پڑتی جاتی ہیں اتنا ہی رشتہ کو استحکام ہوتا جاتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے فضل سے حضور ملک معظم کے رشتۂ حیات کی مضبوطی کا ایک درجہ اور بڑھ گیا۔ ہندوستان کی رعایا کا دل چیر کر اگر دیکھا جائے تو بلا مبالغہ اس تمنا کی جھلک ضرور ہی دکھائی دیگی کہ ملک معظم کی حیات کا رشتہ اتنا دراز ہو کہ ایسی اور ہزار گرہیں اسمین کافی کھپ جائین۔ بہر حال ہم اپنے ناظرین کی طرف سے اس سالگرہ پر دلی مبارکباد دیتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ اسی طرح کے ایسے ہزارون موقع ہم لین۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری اور ہماری رعایا کی دعاؤن کا اثر یہ ہوگا کہ آپ بادشاہ سلامت کے رشتۂ حیات میں

... صاحب یا منصوری ... بیگم صاحبہ ... ادھی ہیں

سلطانی دشمنوں پر دوہری مار

خدا کے فضل و کرم سے سلطانی جاہ و حشم روز افزوں ترقی پر ہے۔ سلطانی دشمنوں کا ترکی فوج تو صفایا کر رہی ہے مگر ساتھ ہی ساتھ قدرتی پھٹکار کا ڈنڈا بھی ایسا پڑ جاتا ہے کہ سلطان کے مخالف ریزہ ریزہ کر دیے جاتے ہیں۔ چنانچہ نجد میں جو شیخ عبد العزیز نے علم بغاوت بلند کیا تھا ترکی فوج نے جاتے ہی گھر زمین دوز کر دیا۔ اور تھوڑے دنوں میں ایسی خبر لی کہ ہر جا سکا فاضل ہو گیا۔ نتیجہ کا بد کا کام ہے۔ شیخ عبد العزیز سٹ پٹا کے ریاض کی طرف بھاگا۔ وہاں پہنچ کر اوس نے یہ سوچا تھا کہ اطمینان کے ساتھ فوج کو تقویت دے کر اور پھر ترکی فوج سے مقابلہ کروں۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ ریاض کے تمام علاقہ میں اس سختی کے ساتھ قحط پڑ گیا۔ کہ لوگوں کو گھاس پھوس بھی پیٹ بھر نہیں ملتا۔ تمام فوج منتشر ہو گئی۔ شیخ عبد العزیز نے بھی مجبور ہو کر کہدیا کہ جہاں جس کا سینگ سمائے چلا جائے۔ میں کسی کی خوراک کا انتظام نہیں کر سکتا۔ قریب سو تیرہ [illegible] سپاہی رہ گئے۔ باقی سب غائب ہو گئے۔ اور دوسری قدرت دیکھئے کہ سلطانی خوابوں کے علاقہ میں جس شدت کے ساتھ قحط پڑا۔ اسی شدت کے ساتھ سلطانی فرمانبردار کے علاقہ میں ایسی شادابی ہوئی کہ اگر غلّہ [illegible] ابتری [illegible] کی طرف ہے۔ سنا جاتا ہے کہ ترک وہاں برٹش جنگی جہاز بھی آ دھمکے [illegible] ترکی سلطنت نے برطانیہ سے جواب طلب کیا ہے کہ [illegible] [illegible]

انگریزی پالیسی دھری رہ گئی

دیر میں عرصہ سے خونریزی کا بازار گرم تھا [illegible] کی حیات میں ہی دونوں بھائیوں میں مخالفت تھی آنکی وفات کے بعد میاں گل نے خوب گل کھلایا [illegible] صاحب تخت [illegible] دونوں طرف خوب خوب زور آزمائیاں ہوئیں۔ میاں گل کی [illegible] دو تین مقابلوں میں فتح حاصل کی۔ ہماری پیاری گورنمنٹ کو ایسے موقعے تاکتی ہی رہتی ہے۔ دو فریق لڑتے ہیں تو [illegible] عنصر کو تقویت پہنچا کے انسانی ہمدردی کا ثبوت دینا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ [illegible] ضرور ہی پڑتے ہیں بس وہ اپنی صابر و شاکر گورنمنٹ کا حصہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں بھائیوں کی کشمکش میں بھی اسکو دخل دینا پڑا۔ دیر کی طرفداری میں انگریزی فوج روانہ ہو گئی مگر یہ خبر سنتے ہی شیخ اور سرگروہ چونکے اور سمجھے کہ برٹش فوج کو ذرا بھی ہاتھ پاؤں ہلانے کا موقعہ مل گیا تو صفاچٹ میدان کا مضمون ہو جائیگا۔ غرض یہ کہ دونوں طرف کے با اثر لوگ بیچ میں پڑ گئے۔ اور دونوں کو سمجھا کر صلح کرا دی۔ میاں گل کی [illegible] کہ میں صاحب تخت ہوں اور وہ اس وقت غالب بھی تھا۔ چاہتا تو بہت کچھ [illegible] لوگوں کے سمجھانے [illegible] کر لی۔ اور دونوں آپس میں [illegible] کیطرح شیر و شکر ہو گئے۔ انگریزی فوج [illegible] اور اسکو یہ منظور تھا کہ خلق خدا کا خون بہتا ہے اسکا انسداد ہو جائے۔ لیکن یہ انسداد خود ہی ہو گیا [illegible]

شہزادہ پرنس آف ویلز کا خیر مقدم

دور اندیش ہندوستانی ابھی سے خیر خواہی اور وفاداری کی بدہضمی کے مارے جامہ میں نہیں رہتے اور ہر ایک تماشا دیکھنے کے مشتاق نظر آ رہے ہیں۔ رئیسوں کے نزدیک تو گویا ریاست کی شان ہی یہی ہے کہ [illegible] تمام ریاست شب برات کی پھلجھڑی کی طرح اڑا دی جائے۔ [illegible] جان نثاری کے [illegible] کرنے والے پیچھے میونسپلٹی کے ممبر خیر خواہی اور خوشامد کی [illegible] پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ وہاں مفت کرم داشتن کا مضمون۔ [illegible] کیجائے تو اس سے بڑھ کے پاگل پن اور کیا ہے لوگ زبانی جمع خرچ کی مذمت کیا کرتے ہیں گویا لوگ زبانی ہی جمع خرچ کے صدقے ہیں۔ خانبہادر خانصاحب۔ رائے بہادر اور راؤ صاحب بنے [illegible] کی طرح تنے پھرتے ہیں۔ رعایا کا پیسا برباد ہوا [illegible] تم تو بھول گئے کہ [illegible] میونسپلٹی نے [illegible] خیر مقدم [illegible] منظور کئے۔ [illegible] حضرات سے [illegible] پوچھے کہ آپنے جیب خاص سے کیا دیا [illegible] اگر یہی خیر خواہی ہے تو لعنت ہے ایسی خیر خواہی پر [illegible] قائل ہیں کہ خیر مقدم کا [illegible] خیر مقدم [illegible] [illegible] شہزادہ [illegible]

زار روس چال چلگیا

آجکل عام طور پر اخبارات مین یہ خبرین چھپ رہی ہیں کہ جاپان و روس مین عنقریب صلح ہو جائیگی مگر ہمارے نزدیک یہ ناممکن بات ہے کہ روس بغیر دل کی بھڑاس نکالے صلح منظور کرے۔ اصل مین یہ اوسکی چال ہے کیونکہ بیڑہ بالٹک کے غارت ہو جانے سے روس کی گورنمنٹ گھبرا گئی کئی مہینے مین خدا خدا کرکے روسی بیڑہ وہان پہنچا تھا کہ پہنچتے ہی کام تمام ہوگیا اب روس کے پاس دھرا کیا تھا جو فوراً مقابلہ کے لئے اور بیڑہ تیار کر دیتا اگرچہ تھوڑا سا حصہ بالٹک بیڑہ کا باقی ہے جسکی بابت یہ مشہور کر دیا گیا ہے کہ خدا جانے وہ کہان غائب ہو گیا۔ جاپان کو دھوکا دینے کے لئے زار نے خود انعام کا اعلان دیا ہے کہ جو غائب شدہ بیڑہ کا پتہ لگائیگا اوسکو معقول انعام دیا جائیگا۔ درحقیقت وہ بیڑہ سلامت ہے اور کسی خاص وقت کے لئے اسکو مخفی رکھا گیا ہے۔ زار نے اسوقت یہی مناسب سمجھا کہ کسی طرح تھوڑے روز کے لئے جنگ سے پیچھا چھڑا لینا چاہئے تاکہ مخفی بیڑہ کو تقویت پہنچانے اور نئی فوج تیار کرنے کا موقعہ ملجائے اسکے متعلق اگر وہ خود جاپان سے تحریک کرتا تو اس مین ہتک ہوتی اسلئے ... امریکہ سے درخواست کی کہ جاپان سے کہے اپنی طرف سے صلح کی درخواست کرے۔ چنانچہ امریکا کے پریسیڈنٹ نے زار کو اپنا بنانے کیلئے یہ کارروائی کی کہ جاپان روسیون کے قتل و غارت سے ... بیچارا ابلہ ... زار شریف النفس ہے اوس نے امریکا کی تحریک کو نہایت خوشی سے پسند کیا ورنہ دل سے کہدیا کہ مجھے کسیطرح کا عذر نہیں ہے اب

روس خان کی بدماغی

اور باطنی خباثت دیکھئے کہ اسعرصہ کو طوالت دینے کے لئے یہ ڈھنگ نکال کھڑا کیا کہ جاپان پہلے صلح کی شرائط گھڑ کے اپنی دولت کو معائنہ کرائے اگر مناسب سمجھینگے تو اپنی طرف سے صلح کی بات چیت کے لئے چند وکیل مقرر کر دینگے جاپان کہتا ہے کہ یہ کیا بات ہے۔ جب پنچ نے فیصلہ کر دیا تو اپنی شرطین کیسی پنچ کہین بلی تو بلی ہی سہی۔ روس نے پھرا مرا کیا کہ پہلے تم اپنی شرطین پیش کرو مگر جاپان اسپر راضی ہوگیا۔ زار روس کی اس بیجا ضد سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اوسکا منشا اس مہلت جنگی تیاری کا فائدہ حاصل کرنیکا ہے کیونکہ رعایا کا جوش ٹھنڈا کرنے کے لئے روس کے مطالبات کا بڑا حصہ تسلیم کرلیا۔ رعایا جب اوس سے رضامند ہو جائیگی تو وہ عام امداد کی اپیل کریگا۔ ... جوش دلائیگا کہ دیکھو روس قوم اور پنچ سلطنت ہے اسکی ذلت ہو چکی اور روسی دنیا مین زندہ رہین تو ڈوب مرنے کی بات ہے۔

پورے طور پر اگر رعایا رضامند ہو گئی تو ممکن ہے کہ جان سے مال سے مدد دینے مین دریغ نکرے۔ روس کو جو اتنی شکستین ہوئین تو اسکی وجہ ہے کہ عام رعایا نے زار کا ساتھ نہین دیا اگر وہ ساتھ دینے پر مستعد ہو گئے تو یقیناً زار پھر مزید کمک جاپان کے مقابلہ کیلئے تیار ہو جائیگا۔

ہم تو سمجھتے ہین کہ اگر روس ایسی خفیہ چالون مین مصروف ہے تو جاپانی بھی کچھ کم چوکنا نہین ہین وہ بھی پوری تیاریون مین لگے ہوئے ہین کیونکہ ادھر اس جنگ نے روس کو بہت سے سبق دیدئے ہین۔

مراکش کی خوش نصیبی

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراکش کے سر سے ادبار کی گھٹا دور ہوتی جاتی ہے یہ جبکہ سلطنت فرانس نے جب مراکو مین قدم رکھا تھا تو ہمکو یقین ہوگیا تھا کہ بہت جلد یہ سلطنت دول یورپ کا نوالہ بنجائیگی۔ اور جرمن اور فرانس کے درمیان اس تکرار کے متعلق آپس ہی مین سمجھوتہ ہو جاتی تو اب تک شاید اسکا خاتمہ ہو بھی جاتا مگر مثل مشہور ہے کہ جسے خدا رکھے اوسے کون چکھے پس تو اب بھی ہم نہین کہہ سکتے کہ اس سلطنت کا آئندہ کیا حشر ہو مگر آثار اچھے معلوم ہوتے ہین۔ ہماری بہادر گورنمنٹ نے تو اس معاملہ مین دخل دینے سے بالکل انکار ہی کر دیا۔ فرانس جرمنی کے خوف کے مارے دم سادھے بیٹھا ہے اب رہا جرمنی اوسنے تھوڑے سے اختیارات حاصل کرلئے ہین۔ اور اسمین شک نہین کہ اسے جلدی یا بدیر رفتہ رفتہ ساری سلطنت کو ہضم کر جاتا مگر خدا کو مراکو کی حالت زار پر رحم آیا تو ایک شفیق شاہنشاہ کو اوسکا ہمدرد بنایا۔ سنا جاتا ہے کہ جب حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کو یہ معلوم ہوا کہ دول یورپ مراکو کی طرف بہت للچائی ہوئی نظرون سے دیکھ رہے ہین تو وہ اسکی معاونت کو تیار ہو گئے اور لطف تو یہ ہے کہ اس ہی میان نے یہ بات بھی بنائی کہ دوستی کے ذریعہ خود جرمنی نے ہمارے شہنشاہ کو اسطرف متوجہ کیا ہے اوسکی تو اس تحریک سے یہ غرض تھی کہ فرانس کی روک تمام آسانی سے ہو سکیگی۔ مگر اب اوسے یہ بھی یقین کر لینا چاہئے کہ فرانس تو محروم رہیگا مگر دال اسکی بھی نہ گلیگی۔ گورنمنٹ ترکی نے قیام اتحاد کے لئے مراکو کی طرف قاصد تو روانہ کر دیا ہے۔ اور اگر ان دونون اسلامی

ہندوستان بہت سرسبز ہے

لو بھئی ہندوستانیو۔ پاجامہ سے ہی اور چولون سے باہر ہو کر خوب ناچو کودو۔ تمہیں تو خواہ مخواہ وہم ہو گیا ہے کہ ہم غریب ہیں مفلس ہیں انگلنڈ والون نے ہمین ایسا لوٹا کہ کبھی پنپنے کا نام ہی نہیں لے سکتے۔ مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ سراسر غلط ہے۔ تمہیں جنون ہو گیا ہے جو اپنی اچھی حالت سے ناواقف ہو۔ تم اپنے حکام سے پوچھو تو آنکھیں کھل جائین گی کہ اوہو ہو دنیا بھر کی سلطنتون کی دولت ہمارے آگے ایچ ہے۔ ہماری دولت پر سارے زمانے کو رشک اور ابتک ہندوستان جنت نشان کہلانے کے قابل ہے۔ طاعون آئے، قحط کے گولے ہون، بیماریون کی بھرمار ہو۔ دنیا بھر کے لڑائی جھگڑون کے مصارف کا بار ہمارے سر پر ڈالا جائے سب کچھ ہو مگر ہمارے خداداد خزانہ مین کوئی کمی نہین ہو سکتی۔ ہماری مہربان گورنمنٹ باقی ہے تو بس ہماری چاندی ہی چاندی ہے۔ ہماری ہمیشہ اسی فکر مین رہتی ہے کہ ہندوستان کی سرسبزی مین دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی رہے اور اسکی کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ پارلیمنٹ مین وزیر ہند نے مالی حالت پر بحث کرتے ہوئے کہا۔ کہ گو ابھی ہندوستان سے جہالت اور بدتہذیبی دور نہین ہوئی ہے جسکا ثبوت اس سے پایا جاتا ہے کہ طاعون کی روک ٹوک مین وہ بہت ہی بے پروائی سے کام لیتے ہین مگر برٹش گورنمنٹ نے ہندوستان کی سرسبزی کا پورا بندوبست کر لیا ہے۔ ہندوستان کی تجارت مین اسقدر ترقی ہو چلی ہے کہ سنہ ۱۹۰۹ء مین آسٹریلیا کنیڈا اور جنوبی افریقہ مین بحیثیت مجموعی جس قدر

سامان تجارت

گیا۔ اور اسیقدر ایک ہندوستان مین آ گیا۔ کیون بھئی ہندوستانیو۔ تمہاری سمجھ مین آ گیا کہ یہ ہندوستان کی ترقی کی کتنی بڑی دلیل ہے۔ یہ ساری خوبیان صنعت و حرفت کی ہین یہان سے کچی دھاتین جاتی ہین۔ اور انگلنڈ والے اپنی دستکاری کے جوہر دکھا کر وہی چیزین اس حیثیت سے ہمارے سر تھوپتے ہین کہ یہان سے ایک روپیہ دیکر جو لوہا وہ لیجاتے ہین۔ اوسی لوہے کے وہ سیکڑون روپئے ہم سے کھسوٹتے ہین۔ وزیر ہند مسٹر مارلے کی اسی گورکھ دھندے کو ہماری خوبی دولت کی ترقی دولت کا دلیل بتاتے ہین۔ آسٹریلیا والے ہماری اس قسم کی تجارتی ترقی پر کیون حسد کرنے لگے ہین کہ اون کے ذاتی کمالات کے باعث انگلنڈ کا بازار سرد پڑ گیا ہے اور وہ جسقدر انگلنڈ کو بھیجتے ہین اوسیقدر لیتے بھی ہین۔

مگر ہمارے قدرتی قرابتے دوسری ہی سلطنتون کے لیئے خدا نے پیدا کیئے ہین صرف تجارت و درآمد سے ملک ہرگز سرسبز نہین ہو سکتا۔ تجارت کی سچی ترقی تو اسی وقت ہوگی۔ کہ تجارت برآمد مین خوب افزون اضافہ ہو۔

ہمین تو یہ چاہیئے کہ صنعت و حرفت مین کمال پیدا کر کے تجارت برآمد کو بڑھائین۔ اور جس وقت ہماری تجارت برآمد مین معتدبہ ترقی ہوگی۔ اوسی حالت مین باہر سے دولت ہمارے ملک مین آ سکتی ہے۔

یمن وادی امن ہو گیا

یمن کے عربون نے کسی کے اوبھارنے سے ایسی شورش برپا کر رکھی تھی کہ مقدونیہ کی بغاوت کا نمونہ دکھلا دیا تھا والی صنعا نے آزادی حاصل کرنے کے لئے تمام رعایا کو جوش دلا کے ترکی فوج پر یلغار کر دی۔ اوسوقت وہان معمولی فوج تھی بندہ باغی اسپر غالب آ گئے۔ لیکن جب ترکی کی فوج پہنچی اور اوسنے ہماری ہجوم کرنا شروع کیا۔ تو تمام باغی شیخی بھول گئے۔ اون کے ایسے ہوش باختہ ہو گئے کہ سراسیمہ بھاگنے لگے اور کچھ نہ بن پڑی۔ اگرچہ اُن جنگجو عربون کے لئے کسی کی خفیہ حمایت تو پین بندوقین اور ہر طرح کے ہتھیار بہم پہنچا دئے تھے لیکن ترکی فوج کے بے پناہ حملون نے اسکو خاک مین ملا دیا۔ دو توپون اور ۵ ہزار بندوقون کے ساتھ باغی حدیدہ کی طرف فرار ہو گئے اُنکا ارادہ یہ ہے کہ شیخ عبدالعزیز سے جا ملین اور دونون ایک ہو کر سلطانی فوج سے مقابلہ کرین۔ دس پلٹنین ترکی فوج کی بھی ادھر وہان پہنچ گئی ہین۔ غالباً اسی ہفتہ مین معرکہ ہو جائیگی۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ ترکی فوج بہت جلد باغیون کا قلع قمع کر دیگی یمن مین اب بالکل امن ہے۔

سلطان المعظم نے ایک کمیٹی بٹھائی ہے کہ اصلاح یمن کے پہلو پر غور کرے۔ پھر تو سب کچھ ہو رہیگا۔ پہلے یہ دیکھنا ہے کہ کس قدر پردازنے یمن کے عربون کو بھڑکا دیا اور کسنے انکو ہتھیار فراہم کر دئے کہ سلطنت عثمانیہ سے مقابلہ کی جرأت ہوئی۔ افسوس ہے کہ اعلیحضرت محمد خامس سلطان المعظم [illegible] لینے پر بھی [illegible] امداد [illegible]

اوسکی جوتی کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا

حامیٔ اسلام لارڈ کرزن بہادر ہندوستانیون سے کیا خفا ہوئے ساری خدائی خفا ہو گئی تمام مست ہندوستانیو۔ اگلے ارشن ہو جائے تو کبھی کچھ بھی وایسرائے بہادر کے خلاف کوئی لفظ زبان تک کیا خیال مین بھی نہ لاتا۔ وایسرائے کی معمولی الفاظ پر جامہ سے باہر ہو کر کانگریس والے جب کچھ دھوتیان چیبول گھولکر کوٹنے لگے۔ ملا کی دوڑ مسجد تک سکرٹری آف سٹیٹ تک اپنی فریاد پہونچائی مگر کیا ہوا۔ وہی ڈھاک کے تین پات۔ انہون نے بھی ٹکا سا جواب دیا۔ ابھی دس دن دیگر گذرے تھے کہ صدمون اور آفتون کا تانتا بندھ گیا۔ طاعون نے وہ صفائی شروع کی کہ اس آٹھ سال مین کبھی نہ دیکھی تھی۔ مرے کو مارین شاہ مدار۔ پھر زلزلہ آیا۔ تو کانگڑہ کو زمین دوز کر دئے۔ گویا ہندوستان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ ابھی دم نہ لینے پائے تھے کہ بادل نے نظر بدلی۔ مگر یہ کیا انصاف ہے کہ سو چھوڑ ولے کرین اور داڑھی والے پکڑے جائین۔ کانگریس والون کے ساتھ مسلمانون کا گھن بھی پیسا جا رہا ہے۔ آخر کچھ انصاف بھی ہے۔ مسلمانون نے تو ہمیشہ سرکار کی خیرخواہی کی ہے۔ لارڈ کرزن نے ہمکو چہیتا کہا۔ ہمارے بزرگون اور مقدس کتابون کی توہین کی اور ہم مسلمان یہی کہتے رہے کہ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے۔ آخرکار کہ مسلمانون نے لارڈ صاحبکو حامی اسلام بھی مان لیا۔ اب کونسی بات باقی رہ گئی۔ کہ مسلمانون پر بھی بلائین نازل ہو رہی ہین۔ دل تم چوٹ مت پرو۔ ہم سب مالوم ہم جانتا تم کا ہمکو خرسند کرنا۔

پنچ بہادر کی پیشینگوئی

انگریز مبصر اور دیسی نجومی بڑے بڑا پاپڑ بیلا اور بیٹھے بیٹھے خیال پکاؤ پکائین مگر نوبہ نوبہ اینجانب کی سی باریک بینی نکتہ سنجی اور تقریر سی کہان سے لائینگے۔ خصوصاً بارش کے بارے مین سیہون پیشین گوئیان ہو چکین۔ مگر سچ سب غلط۔ لوگ بوکھلائے پھرتے ہین۔ حواس پریشان۔ دماغ مختل۔ مگر اب جو ہمارے وایسرائے بہادر کی چالین چل رہا ہے۔ ذرا بھی پسیجتا نہین۔ انکے گویا یہی اوس کا ارادہ ہے کہ سب کو سوکھا ہی مار ڈالے۔ بدولت کہ سبھی جانتے ہین کہ دور کی کوڑی لاتے ہین۔ بنظر رحم و بلحاظ الطاف وکرم خلق اللہ کو پریشانی اور انتشار سے محفوظ رکھنے کے لئے یہہ ٹھان لی ہے۔ کہ ایسی سچی پیشینگوئی کرین۔ کہ ادھر لوگون کو اطمینان ہو اودھر مرزا صاحب قادیانی کے دعوی یکتائی پر بھی پانی پھر جائے۔ اچھا تو یا ایہا الناس ہمہ تن گوش ہوکے سنئے کہ بارش ہوگی۔ اور پھر ہوگی۔ اور ضرور ہوگی۔ جون کے اخیر حصہ مین بارش ہوگی اور جو اس مین تعبیر نہ ہوئی تو جولائی کے نصف اول مین ہوگی ورنہ نصف اخیر مین تو کچھ شک و شبہ ہی نہین۔ اور جو جولائی مین بھی سنگھ راج کر نغرہ بجائی سوجھی تو اگست مین ورنہ ستمبر مین تو ضرور ہی۔ اور جو ستمبر کو بھی لوگون کی بدعالی نے ستم ڈھانا منظور رہا۔ تو آسمانی پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ خلق اللہ موسم آئندہ کی منتظر ہے بارش تو ضرور ہوگی خواہ اب ہو خواہ سال آئندہ۔

کیا اب بھی دن نہ پھرینگے

کانگریس کی بے سری صدا کی نسبت عام گورنمنٹ نوازون کا یہی خیال ہے کہ بے تکی لٹھ کوب اور گدھے کی ڈھینچون ڈھینچون سے گورنمنٹ عالیہ کے قلب خار مین دیسی ہمدردی کا خار چبھانا ہے نہ اب چبھ سکتا ہے۔ لاکھ کوئی سر دھنے پیٹے ان تلون تیل ہی نہین۔ انگریز بہادر جو کالے کوسون حکومت کرنے آئے ہین یہہ اسیلئے آئے ہین۔ کہ اپنا پونڈہ تر اور اپنی جیبین پر کرین۔ اس صورت مین گرہ سے دینا کیا معنی۔ ساجی حق دینا ہی عین حماقت ہے۔ اور جس حالت مین کہ اب تک بعض مدبرین ہندوستان کی آمدنی کو آندھی کے آم سمجھتے ہین۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جھولیان نہ بھری جائین پس کانگریس کی چیخ چلاہٹ ایسی الاپ ہے کہ جیسے کہ بد الصوت گویا سوہنی گائے۔ اور آپ ہی اپنی خوش گلوئی پر روئے۔ گورنمنٹ کا دل ایسی فریادون سے نہین پسیج سکتا۔

مگر ہمارے خیال مین اب کچھ ہندوستان کے دن پھرتے معلوم ہوتے ہین۔ اور ہندوستانیون کے نالہ و شیون اور آہ و بکا نے کچھ کچھ اثر پیدا کیا ہے۔ کیونکہ انکی فریادین سنسن کر پارلیمنٹ کے کئی ممبرون کے دل بھر آئے ہین۔ اور وہ بھی گورنمنٹ سے سفارش کرنے کو تیار ہین لیکن اسکے منتظر ہین کہ گورنمنٹ خود اپنا کان اودھی طرف کشادہ کرے۔

معرکہ آرائی

دار العلوم ندوۃ العلماء

پیارے پنچ بہادر - کہتے ہو کہ میں قوم کا بہی خواہ ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ بالکل دار العلوم ندوہ کی طرف سے ایک دم غافل ہو - واہ اچھے نکلے - آتے کے ساتھ ہی غفلت کا الزام میرے سر ٹھونک دیا - اس الزام کا کوئی سبب یاد بہی ہے - یا یوں ہی جو جی میں آیا لکھ دیا - اجی حضرت - اپنجانب تو کوئی بات بیوجہ بولتے نہیں - مگر ہاں اتنا ضرور ہے کہ کوئی پیچھے نہ پڑ بیٹھے - بھلا لگے یا برا - مگر قوم کے پیچھے میں بار بار ڈالنے کے لئے اپنی فطرت سے مجبور ہو جاتا ہوں - آخر کچھ کہئے بھی تو دار العلوم پر کیا آفت آئی ہے - ادھر تو دار العلوم بہت سدھر گیا ہے - خصوصاً مولانا شاہ سلیمان صاحب کی ذات بابرکات سے اسکو بہت کچھ فائدہ پہنچ رہا ہے - بیشک یہ کہنا تمہارا بہت درست ہے - واقعی مولوی صاحب کی ذات قوم کے حق میں غنیمت ہے - مولانا ممدوح نے بہت کچھ اپنا قیمتی وقت دار العلوم کی نذر کرکے وہاں کی تعلیمی حالت کو درست کیا ہے اور اسپر مولانا شبلی صاحب کا قیام بہنگام علالت اور بہی سونے میں سہاگہ ہوگیا تھا لیکن چار روز کی چاندنی اور پھر وہی اندھیری رات والی مثل بالکل دار العلوم پر صادق آتی ہے - آجکل نگران حال سے ایک دم خالی ہے - مولانا شاہ سلیمان صاحب اپنا حق ادا ہی کر چکے - مولانا شبلی بہی علالت ہی سے مجبور ہیں - یہی دو ذاتیں ہیں جنسے دار العلوم میں پھل پھول سکتے ہیں - اور دار العلوم بارآور ہو سکتا ہے - کیونکر ابھی تک تو علما میں بہی وہ اشخاص ہیں جنسے ضرورت زمانہ کو بہرہ ہے اور ادہر رخ کیا ہے - قلعے و قدمت مشغول ہیں - باقی تمہارے علما جیسے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے - کہیں کچھ گڑبڑ ہو یا سٹرائک ہو - اونچی بلا جانتے - دین و مذہب کا خاتمہ ہو جائے اودہم مچ جاتی ہے - ہاں جلسوں میں وعظ کہنے کے لئے اگر سکنڈ کلاس کا کرایہ پہنچ جاتا ہے تو اوپر جاتے ہیں اور قومی مرثیہ گا کر پہر وہی کرایہ لئے چلتے نظر آتے ہیں - اور پہر پیٹ کا ان پر دہی ڈالتے ہیں کہ خبر تک نہیں ہوتے - ایک شیر کا صاحب جو نیم حافظ بہی ہیں - اور دار العلوم میں اتالیقی ہی کر چکے ہیں جیسے وہاں سے نکالے گئے تب سے انکا یہی شیوہ ہو گیا تھا کہ دار العلوم کی مذمت کیا کریں - اور دہجیاں اوڑایا کریں - مثال پہر دیکھتا ہوں کہ ندوہ کی رسید لئے پھرتے ہیں اور چندہ مانگتے پہرتے ہیں - کہاں تو مذمت اور کہاں اب چندہ کی طلب - واللہ عجب جو فروشی گندم نمائی ہے - جس قوم میں ایسے ایسے نالائق لیڈر ہوں - وہ قوم غارت نہ ہو - یہی حافظ صاحب جنکا ابہی اوپر ذکر ہوا - ہمیشہ پہرا کرتے ہیں کہ ندوہ کے ناظم صاحب سے اور مجھ سے ایسی دوستی ہے کہ جو میں کہوں وہ وہ سنیں چنانچہ آپنے روزگار کھڑا کیا ہے - کیا معنی کہ بہتیرے مقدور والے کے لڑکوں کو غیر مستطیع میں داخل کرایا ہے - اس سے آپکو فائدہ یہ ہے - کہ بہتیرے لڑکے دار العلوم میں رہتے ہیں - اور خوب قدر و منزلت کی ٹہرتی ہے - جہاں کسی نے خاطر میں کمی کی یا کوئی بات ان کے خلاف کی تو بگڑ ابہی جاتا ہوں - ناظم صاحب کو خط لکھنے - اس کا نام معافی شاہرہ کرا دیتا ہوں - ناظم صاحب کی ذات کو میں بہت کچھ اعلیٰ و ارفع سمجھتا ہوں - اور اگر واقعی ایسے شخص کے دہوکے میں آجاتے ہیں تو ناظم صاحب کو آئندہ سے ایسے شخصوں سے ہوشیار رہنا چاہئے اور انکو دخل در معقولات دینے کا کوئی حق نہیں دینا چاہئے - اور ذاتی سفارش سے کسی کو غیر مستطیع نہیں بنانا چاہئے - اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو ایسوں کی بدولت یقینی ایک دن دار العلوم کیا مذہب ہی کا خاتمہ ہو نیوالا ہے - اور خدا اوس دن کے لئے مجھکو زندہ نہ رکھے - اور قوم کے ہاتھوں میں بھیک کا ٹھیکرا نہ دکھائے -

مجھے کیا لکھنا تھا اور بیچ میں بے لگامی رفتار قلم کہاں سے کہاں جا رہا - لکھنا مجھے یہ تھا کہ تمہارا مولوی سلیمان صاحب کہاں تک کیا کریں گے - بلکہ ممدوح کی یہ خواہش تھی - اور بہت عمدہ بات تھی کہ سال بہر میں دو دو مہینے مشاہیر مصلحان قوم میں سے ہر ایک کو اپنا وقت دار العلوم کی نگرانی میں وقف کر دینا چاہئے - اور وہیں قیام رکھنا چاہئے - ایسی حالت میں واقعی بہت بڑا فائدہ دار العلوم کو پہنچا - مگر دیکھا جاتا ہے کہ مولانا کے سوا اور کسی نے ادہر توجہ مبذول نہیں کی - جب وہ رہے تو نگرانی کی - ورنہ دار العلوم اور اوسکی قسمت نگران حال - مجھے امید تھی - کہ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی بہی اس نظم میں کچھ حصہ لینگے کیونکہ وہ بہی دار العلوم سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور بارہا عملی ثبوت بہی دے چکے ہیں - مگر معلوم ہوتا ہے کہ جناب ممدوح کو مشاغل خانگی سے وہاں قیام رکھنے کی فرصت نہیں ہے - دوسرے الندوہ کی اڈیٹری کا کام بہی آپ کے ذمہ ہے - یہی کیا کم ہے کہ الندوہ کی آب و تاب کو اپنے بیش بہا علمی مضامین سے چمکاتے رہیں - میری تمنا تھی - کہ تعلقات کی پگڑی بہی انہی کے سر بندھتی تو بہت مناسب تھا - اور معذور ہوں - باقی اور بہی خواہان قوم سے میری درخواست ہے کہ وہ بہی باری باری دار العلوم میں قیام کرکے وہاں کی تعلیم کو فائدہ پہنچائیں

تو بڑی بات ہوتی۔ خصوصاً مولانا شبلی صاحب کو جنہوں نے وہاں کی تعلیمی حالت کو درست کرنے میں کوشش کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہی ایک اس قابل ہیں۔

آخر میں مجھکو یہ بھی کہنا ہے کہ دار العلوم میں استادوں کی بہت بڑی کمی ہے۔ وہاں کوئی ادیب مصر کا ہونا چاہئے۔ اور اگر یہی تہذیب ملا صاحب رہی۔ تو ہونا ہوانا کچھ نہیں۔ نام کا دار العلوم اور کام کا وہی پرانی لکیر پر چلنے والا۔

راقم ـــ

ہاو نماز جان جہان اختیار ہے
ہم ٹیک سے حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

ہم مرد ہیں عورت پہ نہ ہتھیار اٹھیگا

بعض ناہنجار کرنہ ناتراش بدستور وہ خوردوں کو انسانی بیٹ چاٹنے کی ایسی عادت پڑ جاتی ہے۔ کہ جیسے چرکینی گلقند کی ایک آدھ انگلی چاٹنے کو غلے زادوں کے دماغ کو فرحت ہوتی ہے اور زمعہ کو تقویت۔ جس بیلے نچلے میں ڈھکیلے گئے کی طرح دم ہلائے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ لڑکا اگر ماں باپ کے ساتھ ہے تو اون کے کاٹنے کی فکر کی۔ خادم بنے غلام بنے۔ بندہ بنے دم بنے۔ غرض یہ کہ لارڈوں کی نگاہوں میں وقعت پیدا کرکے برخوردار پر بہت پھیری کر دی۔ اور اگر دیکھا کہ لڑکے کے دل میں پیر مجتہد ہیں اور یہاں دال ذرا مشکل سے گلیگی۔ تو جھٹ حلقہ مریدان میں داخل ہو گئے۔ اور ہزار دانہ تسبیح سنبھال کے پیرزادہ کے نام کی ڈھلائی شروع کر دی۔ مرید تو ہیں باپ کے اور توجہ ہے ہیں صاحبزادے سے۔ تصور حقیق کی اتنی مشق بڑھائی کہ برسوں کا کام مہینوں میں طے کر لیا۔ یعنے من تو شدم تو من شدی کا درجہ پاس کر ڈالا۔ یہ کارگزاریاں دو ان بوالہوسوں کی ہیں کہ جن میں تہذیب کا ثابت قناعت کا بھی مادہ ہے۔ اور جو سراسر فنا فی العشق اللاونڈیڈ ہیں وہ مخزن کہلاتے ہیں۔ یعنے اسکول۔ مدرسہ۔ مکتب کا رخ باندھتے ہیں جیسی جس میں لیاقت ہوتی ہے ویسے ہی مقام میں رسائی پیدا کرتا ہے۔ کوئی حیلہ روزی نکل آیا تو بس پانچوں گھی میں سر کڑاہی میں۔ بھٹکتے ہوئے چہرہ تو ہی بھی بھینٹ چڑھیں اور ایک سے ایک بڑھیا مال کے درشن بھی ہوں۔ لڑکے کا سبق ذرا کچا رہ گیا اور ماسٹر صاحب نے دھمکیاں دے دے کر دوسرے رخ سے پکانا شروع کر دیا۔ افسوس ہے کہ بعض انگریزی سکولوں میں ایسے بھیڑیے ماسٹر گھسے ہوئے ہیں کہ بظاہر تو وہ بھیڑ ہیں لیکن اون کے کرتوت دیکھو تو صاف یہی ثابت ہوتا ہے کہ فطرۃً ہیں خنزیر۔ چنانچہ ایک ایسا اوباش مظفرنگر کے اسکول میں جگہ پا گیا تھا اوس کے پرائیوٹ حالات ہکو خوب معلوم تھے اسلئے ہمنے افسران اسکول کو اشارۃً متنبہ کیا۔ مگر کسی نے توجہ کی۔ کسی نے ہماری تحریر کو عداوت پر مبنی سمجھا۔ کسی نے حاسدانہ طبیعت قرار دیکر ادھر التفات نہ کیا۔ ہم بھی یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے کہ ابھی تو کھیل سمجھے ہو کوئی دن میں تماشا بنیگا؛ قیامت اسکو کہتے ہیں قیامت یس ہوتی ہے جو شکار گھسنے کو لہو لگ چکا تھا۔ اور اوسکو یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ لوگ میری لیاقت کا لوہا مانے ہوئے ہیں اور میری طرفداری کے لئے ہر موقع تیار ہو جاتے ہیں اسلئے اوسکو یہ خیال ہوا کہ غریبوں کی آبرو تو بہت کچھ لی۔ اب کسی موٹی اسامی کے پلیٹ پر ہاتھ مارنا چاہئے۔ ڈرنگ ماسٹر تو تھا ہی اپنے مطلب کا نقشہ جما لیا کون سی بڑی بات تھی چنانچہ ڈپٹی صاحب کے فرزند ارجمند کی طرف کہ جو نہایت وجیہ اور نیک طینت ہے رخ باندھا اور چند روز تک بہلا پھسلا کر ڈپٹی صاحب کا نقشہ بگاڑ دیا۔ ایسی بیتی بھلا کیا رہ سکتی ہے۔ لڑکا دھرتی سنبھالتا ہوا ڈرنگ ماسٹر کے اڈنگے میں سے نکلا۔ اور بیچ دیکھ کا شور بلند ہو گیا۔ آخر ڈرنگ ماسٹر دھرے گئے۔ اور سیشن جج سے ڈیڑھ برس کی ٹھہری۔ سیشن جج بہادر نے یہ ہمدردی کے لئے ماسٹر صاحب کو بڑے گھر بھیج دیا اپیل ہونے والی ہے۔ (ڈراپ سین) (باقی آئندہ)

راقم ـــ

دہلی بیہڑکی۔ ت۔ ف۔ آ۔ از مقام دہرہ دون

اے گرمی تیری گرمی نکل جائیگی سبھی
برسات منھ پہ ایک طمانچہ لگائے گر

میرے پیارے پنچ گرما گرم مسالہ ارسال کرتا ہوں۔ مجھے باتیں مت بولیئے ڈر میں ہوں۔ بندر بنے کیوں یار اس گرمی نے آپکے ہوش و حواس کو ہیوں کی ہنڈیا بنا دیا جو اسقدر بدحواس ہو گئے۔ اور لگے شکایت کرنے۔ بھیا اس گرمی بیگم نے اپنا اسقدر سکہ جمایا ہے کہ ہر کس و ناکس ہائے گرمی ہائے گرمی کی صدا لگا رہا ہے۔ کیا امیر اور کیا فقیر۔ کیا جوان اور کیا پیر۔ جسکو دیکھو اس گرمی کے مضبوط پنجے سے چھوٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آزاری بازاری ایسے غیرے نتھو خیرے۔ تو گرمی مائی کے الطاف لیس سے کام اسنو پر لگا رہے ہیں۔ مگر وہ لوگ جنکو قانون قدرت نے پردہ داری کے مضبوط و مستحکم قلعوں میں بند کر دیا ہے۔ اونکی واویلا اور شور و پکار وہی سچا سمیع و علیم جانتا ہے۔ یارا ہمیں کسیکا اجارہ تھوڑا ہی ہے جو گرمی کو دور کر سکتا ہے۔ کیوں حضرت۔ اپنی نیند دور کیا اوس سے بھی دور کر سکتے ہیں۔ وہ کیسے دہ لیسے۔ ہر کوئی اپنے مکان میں برقی تالاب بنوا لے۔ اور دن بھر غوطہ زنی کیا کرے

پڑ رہا ہے۔ نہ گرما رہے نہ گرمی۔ یاد آ رہی ہیں گو یا لنبے کان والے کی لاتیں ہیں۔ اور یار گرمی تو بارش علیہ الشر اشرکے نازل ہوتے ہی ایسی کافور ہوگئی۔ جیسے گرگا دن سے دغا باز رنڈیاں کافور ہو گئیں۔ بھائی پنچ ابھی پت اس میگھ راج کی تشریف آوری کے بارے میں منجمون نے بھی تو کچھ شدہ و شر کیا تھا۔ کیا انکی ستارہ شناسی بھی بیوفا معشوق کا وعدہ ہوگیا۔ نہیں بھیا نہیں ستارہ شناس بھی بلا کے پتلے ہوتے ہیں۔ دیکھئے جاپان و روس کی ٹھن ٹھان مین کسقدر پیشینگوئی ٹھیک ہے۔ مسٹر پنچ آسمان کے نیچے والی باتین تو کوئی کوئی ٹھیک ہوتی ہیں۔ مگر اوس کے چہرہ والے معاملہ میں ذرا کسر رہجاتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ ایجاب بھی مارے گرمی کے کہاں سے کہاں نکل گئے۔ یار وحشت۔ اب ایسی کوئی تدبیر کیجئے جس سے آسمان کو بھی پسینہ آ جائے۔ اور مار دیرو ہج شکایتی بورے لپیٹ لپاٹ کر دریا برد کر اچھا (تو تدبیر) اے تو بہ تو بہ تدبیری پلاؤ پکانے مین آپ کیا کم ہین بتلائیے۔ جس سے بندگان خدا کا بھلا ہو جائے۔ قبلہ یہ بات ہے تو لیجئے تدبیر وہ بتلاؤن کہ بس ٹھیک ہی ٹھیک ہو جائے اچھا تو بتلائیے گا۔ لیجئے سُن ڈالئے گا۔ قلت بارش بھی بداعمالی کا نتیجہ ہے۔ انسان کے افعال جب بُرے ہو جاتے ہین تب اللہ میان اوسکے تبادلے مین ایسی عجیب و غریب چیز روانہ کرتا ہے کہ جسکے پہنچتے ہی سب گرما گرم ہو جاتے ہین تو بارش کا نہ ہونا یہ بھی ایک قسم کی سزا ہے اسلئے ہمارے اسلامی بھائی سب نیک کاری پر کمر بستہ ہو جائین۔ اور نوافل پڑھین۔ اور دعا وغیرہ سے کام لین تو ضرور بالضرور اوس ارحم الراحمین کو رحم آ جائیگا۔ اور باران رحمت سے

اپنے خاص بندون کو شاد کردیگا۔ جیسے طاعون ملعون وہیضہ کے دہشت سے ہر ہر محلے سے جمع ہو کر دعا مانگنے کو نکلتے تھے اوسیطرح بارش کے واسطے بھی نکلین تو امید ہے کہ وہ جانِ حقیقی ہمارے دامن کل مراد سے بھر دیگا۔ آئی سمجھ کہ کیون کیسی کہی ٹھیک ہے نا۔ چلو تیار ہو جاؤ۔ آہا خیال شریف مین۔

بقلم

نہین بندے کو مالک در سے خالی پھیر نیوالا
مگر یہ شرط۔ بندہ اوسکے آگے ہاتھ پھیلائے

راقم

وہی ۔ س ۔ غ ۔ ا ۔ آزاد ۔ از بمبئی

جودو کے غلام۔ تمارپے نیام۔ شیرین کے فرہاد۔ معشوقون کے جلاد۔ پبلک کے ہیرو۔ لیکر کے استاد کلو۔ انگریزی حجام۔ سہارنپوری آم۔ لاہور کے گنڈیرے۔ پشاور کے لنڈورے۔ متھرا کے پیڑے۔ کابل کے لٹیرے۔ قصور کے خربوزے۔ فیروزپور کے چوزے۔ بمبئی کے سوداگر کلکتہ کے جادوگر۔ مدراس کے ملاح۔ یونان کے جراح۔ دہلی کے لوٹے۔ بنارس کے لنگوٹے۔ لکھنؤ کے شاعر۔ ولایتی بائیسکل کے ٹائر۔ قندھار کے سردے۔ ملتان کے گردے۔ میرزا قادیان والے کے پیر۔ مسٹر لال بیگ کے ڈبل پیر۔ شیطان کے چیلے۔ گرونانک کے دھیلے۔ مشہور رانا رکلی بازار دیگر اخبارون کے لئے سلیم شاہی پیزار۔ پنچون کے سرتاج۔ سب پنچ تیرے محتاج۔ وغیرہ جیسے ثنان بستر پنچ بہادر خان بلکہ خان خانان المعروف گلرخ جان فرمائیے مزاج مبارک کے فوٹو کے کیمرے مین گرمی کی فوٹو اوتری کہ نہیں۔ اگر اوتر گئی ہے۔ تو کلکتہ سے فوٹو فریم منگا کر

سلیٹنگ کر ول بندہ سے لیجئے۔ اور اگر گوندکی ضرورت ہو تو وہ بھی بندہ کے پاس حاضر ہے

(پنچ) ابے میان تم کون ہو جو صبح ہی صبح آ کر ہمارے دماغ کے چمن پلاؤ کو چاٹنا شروع کردیا ہے۔

(بدلگام) اوہو کیا آپ بندہ کو نہیں جانتے تو بس معلوم ہوا کہ آپ دنیا ہی سے واقف نہیں ہین۔ لو بندہ اب اپنا نامی گرامی بلکہ ذرا سا نام بتاتا ہے اس عاجز عاصی و تارک شعار نیک کردار۔ خوش رفتار عجب گفتار۔ کو بدلگام کہتے ہین۔

(پنچ) کیا آپ ہمارے پرانے لنگوٹے یار ہین۔ کہئے آج حضور کی طبیعت کے لیمپ مین کیسی آگ سلگی۔ کہ حضور ادھر چلے آئے۔ شاید آج چاند جنوب کی طرف سے نکلا ہے۔

(بدلگام) اجی حضور پُر قصور چاند تو جنوب کی طرف سے نکلتا رہیگا۔ آج ایک اور معاملہ ہوا۔ کہ بڑا بھاری سورج جو کہ دنیا کو جلاتا رہتا تھا اور جسکی تمام دنیا دشمن بنی ہوئی تھی ہمارے مہربان فقیرا۔ الدین کے مکان سے نکلا۔ توبہ بلکہ ہزار توبہ کہ یہ سورج تو ایسا ہے کہ اگر اسکے حرف ج کو ہٹا کر کہین تو بجا ہے۔ اس نے ہمارے مہربان فقیرا۔ الدین کو ایسا تنگ کیا کہ خدا کی پناہ۔ آپ نے فقیر صاحب ہی سے رہنے کے لئے مکان مانگا۔ وہ تین مہینے کے بعد الگ مکان بنگئے مگر فقیر صاحب نے بھی ایسی خبر لی جیسی چاہیے تھی۔ خدا ہمارے فقیر صاحب کو تاقیامت سلامت رکھے۔ تاکہ ایسے بدمعاش شخص ان کے رعب و داب سے ڈرتے رہین۔ اجی حضور صبا اس ملن کی بات یا فکر ہی ہے تو بس بندہ ہمارے جنسی کے لوٹن کبوتر کی دم بجاتا ہے۔ فقیر صاحب نے بھی اوسکا کرا دشمنے اور بندہ سے۔

لیجئے ایک اور تازہ خبر سنئے کہ فیروزپور چھاونی مسٹر طامون بیگ ڈپٹی انسپکٹر دورے کے لئے گئے تھے۔ وہ نیز ایک اور ان کے استاد حضرت بھیڑئے خان صاحب بہادر کپتان لیسپ کا بھی دورہ تھا۔ نیز ڈر کے مارے دو تین دن رہکر خدا جانے کس طرف رفو چکر ہوگئے کہ آج تک کچھ پتہ ہی نہیں دیں۔ اللہ ایسو نحو ہی دور کرے۔ لیجئے اچھا میں دعا مانگتا ہون آپ آمین ضرور کہنا۔ یا خدا طاعون کو دور کر آمین۔ یا اللہ ہمکو مغرور کر۔ آمین۔ یا غفور مفلسون کو تنگدستی سے۔ آمین۔ یا کریم ہماشون کے تن میں چستی لے۔ آمین۔ یا رحیم ہمکو ایسا کر تاکہ ہم ایسے قصور نکرین۔ آمین۔

راقم

وہی رات والا۔ پھٹیچر صاحب کالا۔ لمبی لمبی مونچھون والا۔ لاہور کا رہنے والا۔

اُپلے اُپلے بانسالا فوری گھسیا کا دندان شکن جواب

عزیز الملک عزیز الدولہ مسٹر پنچ بہادر خان تسلیم۔ اخاہ حضرت آپ ہین آئیے تشریف لائیے۔ کہیے مزاج تو اچھا ہے۔ ابی مزاج وزاج تو بالائے طاق رہنے دیجئے۔ اس وقت بدولت کے مزاجکا تھرمامیٹر ساڑھے تین سو ڈگری پر ہے۔ پاجامے تو جامے سے باہر ہو رہے ہین خون سوڈا واٹر کی طرح جوش مار رہا ہے۔ یا الہی خیر۔ آخر فرمائیے تو ہوا کیا۔ ابی ہونا ہوا تا کیا ان ناخلف ناشدنی نامہ نگارون نے ناک میں دم کر رکھا ہے کمبختون کو جب کچھ اور نہ ملا تو جھگڑے کی ٹھانی مجھے چھیڑنے بیٹھ گئے۔ ابی بکواس بکواس

بہشتی بہیج اشاعت کے پنچ بہادر میں کسی منصہ بند لانا نے ایک مضمون بعنوان اپلے اپلے بانسالا فوری گھسیا دھر گھسیٹا ہے۔ اور اسمین خوب کھول کر کوکنیون کی ہجو کی ہے مگر سچ تو یہ ہے کہ اس سے انکا ایک بال بھی بیکا نہیں ہو سکتا ہے۔ چہا غر را کہ ایزد برفروزد۔ ہر آنکو تف زند ریشش بسوزد۔ ای سبحان چونی بھی کہے بہر گھی سے کھاؤ۔ بیچارے منصہ بند لانا کا منھ بھی اب اس قابل ہوا کہ کریم النفس کوکنیون کے منھ آنے لگین۔ چچا سعدی نے سچ کہا ہے۔ شعر

نہجتان آرزو خواہند مقبلان
رزوال نعمت و جاہ راست خواہی ہزار چشم
چنان، کور بہتر کہ آفتاب سیاہ۔

ابی منصہ بند لانا۔ آپ کوکنیون پر کیون اودھار کھائے بیٹھے ہین۔ اگر ایسا ہی نامہ نگاری کا شوق چرایا ہے تو کچھ اور لکھیے۔ اس سے دوسرون سے کیا حاصل۔ خدا کی شان کہ آپ اپنے مفید مضمون اخوان کے اتنیاز سے بھی بے بہرہ ہین۔ تحریر کی رو میں آپ ہی چند ایسی باتین لکھ گئے ہین جو آپ کی تردید کے لئے کافی ہین سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔

پیارے منصہ بند لانا آپ اسبات کے قائل ہین کہ بانی مجلس نے آپکی بڑی آؤ بھگت کی صدر مقام پر معزز و ذیون کے قریب لیجا کے بٹھایا۔ اسکے ساتھ ہی آپ یہ بھی کہہ رہے ہین کہ جس شخص کی بقول آپکے (دروغ برگردن راوی) توہین ہوئی وہ بھی آپکے بازو میں صدر مقام پر بیٹھا ہوا تھا۔ پھر بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جسکو منتظمین جلسہ اپنے ہاتھوں صدر مقام پر بٹھائین اور اسکی وہ خود ہی توہین بھی کرین یہ مفید مضمون تو ایک بچہ بھی نہیں مان سکتا۔

پھر بھلا ذی فہم اشخاص اسے کیونکر تسلیم کرسکتے ہین ہان یہ ممکن ہے کہ نان خطائی تقسیم کرتے وقت وہ شخص بھولے سے رہگیا ہو۔ والا تو ہماری مجالس میں ایسی باتون کا صادر ہونا تو درکنار سان وگمان بھی محالات سے ہے۔ یہ جواب تو اس صورت میں ہے جبکہ اس واقعہ کی کوئی اصل بھی ہو۔ مگر مین جہان تک خیال کرتا ہون یہ واقعہ بالکل غلط معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہماری مجالس کا طریقہ کچھ ایسا عمدہ رکھا ہے کہ دعوتی حضرات کی آؤ بھگت مین ذرہ سی بھی کسر رہنے نہین پاتی۔ اور نہ نیاز وغیرہ تقسیم کرتے وقت کوئی حصہ لئے بغیر رہ سکتا ہے۔

پیارے افسوس تو یہ ہے کہ تم سے بات بھی نہ بنائی گئی ہان اب سنو۔ مین نہین کہتا۔ بلکہ ساری دنیا اس بات کو مانتی ہے کہ جیسی تہذیب۔ شائستگی۔ جرأت۔ شجاعت۔ سخاوت۔ اور بزرگی ہماری قوم میں ہے ویسی شاید ہی کسی قوم کو نصیب ہوئی ہو۔ ماسوا اس کے ہان یہ کتنی اچھی بات ہے کہ کوئی شخص حتی کہ ایک بچہ بھی پگڑی یا جبہ پہنے بغیر مجلس میں نہین آتا۔ اور اسی وجہ سے جو اسلامی شان و شوکت ہماری قومی مجالس میں پائی جاتی ہے وہ اور قومون کو میسر نہین۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اسکی نظیر اپنی قوم میں بتا سکے نہین ہرگز نہین۔ علاوہ ازین ہم بمبئی کے اصلی رئیس ہین۔ اور یہان کی جنا تمام میں جو تہذیب و شائستگی پائی جاتی ہے وہ ہمین سے اخذ کی گئی ہے۔ جنے اور ہمارے آبا و اجداد خصوصاً جناب ناخدا محمد علی صاحب سوداگر نے جو جو احسانات اہل بمبئی پر کئے ہین اوسکو کون نہین جانتا۔ پھر تعجب ہے کہ تم مین محسن کشی اور احسان فراموشی کہان سے آگئی۔ کیا خوب فرمایا ہے کسی نے۔ شعر

کی تو ہوا نہیں لگی۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے
کیونکہ یہ صفات تو خاص اسی خطہ کے ساتھ
مخصوص ہیں۔ بہر طور ہمارے اب زیادہ منھ آنا
والا یاد رکھو کہ ماہ دولت کا قلم خارا شگاف جیسی
برائی بغیر نتیجہ پیچھا نہیں چھوڑیگا۔ مزید برآں
اگر کرنی ہیں تو ہم غیر مہذب ہیں تو ہم اور بھی ہیں
تو ہم۔ شکوے پرانے پھٹے ہیں بہتر ڈالنے سے کیا چل
جاؤ اپنا کام کرو۔ ان لغو و لایعنی باتوں سے کیا کام
کیا کوئی ہونا کوئی بڑی بات ہے۔ اگر یہی بات ہے
تو حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کیا جواب
دو گے۔ علاوہ ازیں اگر یہ بھی مان لیں کہ حضرت
امام حسین کے شہید کرنے والے ہمیں لوگ ہیں تو
بھی بقول خدائے لا تزر وازرۃ وزر اخری
ہمارے بزرگوں کے کاموں کے ہم ذمہ دار نہیں
ہو سکتے۔ اور کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جو
آدم علیہ السلام سے لیکر اس وقت تک اپنے آباو
اجداد کو عفیف و پاکدامن ثابت کرسکتا ہے
اگر دعویٰ ہے تو پہلے بسم اللہ کرکے آپ ہی ثابت
کریں۔ ہم شوق سے سننے اور داد دینے کے
لئے مستعد ہیں۔ اور اگر دعویٰ نہیں تو آئندہ
کے لئے ایسی باتوں اور بیہودہ سرائیوں سے
توبہ کیجئے۔ بقول شاعر ع گھوڑے کو دو دانہ
لگام منھ کو میاں لگام دو دو

باقی رہی عوام الناس کی بکواس۔ اسکی
[illegible] ہے جو ہم چھوڑیں گے سے

قیل ان اللہ ذو ولد   قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجا اللہ والرسول معا   من لسان الوریٰ فکیف انا

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کہاں تک
سنبھلتے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیے کہ ہتھیلی کھجائی
بغیر ماہ دولت کا قلم پیچھا نہ چھوڑیگا

(باقی آئندہ)

راقم

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

بقلم

ابو میاں کرکنی

دیکھئے عریان لاٹ صاحب جو کبھی خوابیں
پیش ارباب ظرافت اسکی کیا تعبیر ہے

کیونکہ یہ ہو بالکے صادق ہر شعر خود
دیکھنے والا بڑا ہی صاحب تقدیر ہے

لاٹ صاحب کب کسی کو اس طرح آئیں نظر
یہ بھی اک خوش قسمتی و خوبی تقدیر ہے

اور بھی عریاں سلیم الفطرتی کی ہے دلیل
جو ازل سے طینت انسان میں تخمیر ہے

دوسرے معروفیت ثابت ہے تعلیم و تشویق ہے
رات دن گویا یہی کوشش یہی تدبیر ہے

شوق آسائش سے فرد اور ذوق آرائش ایک
کام میں تعجیل ہے آرام میں تاخیر ہے

اور انکا سر ہے اور ہوائے کابل و قندھار ہے
اور انکا دل ہے اور خیال تبت و ناچیر ہے

ازپئے توسیع ملک بہر قتل دشمنان
قصد کوتہ خود مجسم بن کے شمشیر ہے

ثاقب اپنے وقت کے فوٹوگرافر بنگئے
یہ مضامین خیالی کی عجب تصویر ہے

راقم غلام محمد شہاب الدین عرف چھٹن ثاقب اجمیری عفی

جاسوسونکی رپورٹین

اہل پالینڈ کے سربرآوردوں کی ایک جماعت وارسا مین منعقد ہوئی تہی۔ باتفاق رائے یہ امر طے پایا کہ اہل پالینڈ کے لئے یہ امر کسی قدر غیر متوقع ہے کہ موجودہ گورنمنٹ سے کسی قسم کی امید رکہی جاسکے اب جو اہل پالینڈ کے لئے وقت آن پہنچا ہے کہ وہ بذات خاص کوشش کرکے متحدہ طور پر اپنے قومی حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرین۔

ایک تازہ خبر مین ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ روس نے صلح قائم کرانے والے وکلاء کی مجلس منعقد کرنے کا مقام معین کرنے کا مسئلہ دوبارہ چہیڑا ہے لیکن معتبر ذریعہ سے سنا جاتا ہے کہ مقام واشنگٹن جو اس غرض کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ قائم رہیگا۔ کیونکہ گورنمنٹ جاپان یورپ کے کسی مقام کو پسند نہین کرتی۔

شنگہائی سے موصول شدہ ایک تازہ تار برقی مظہر ہے کہ ایم بالاسوف پورٹ آرتہر کی ریڈ کراس کمپنی کے اعلی افسر چیفو مین وارد ہوئے ہین۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روسی مجروحین کے اسپتال اور تیمارداری کے ذرایعہ پورٹ آرتہر مین مسدود ہوگئے ہین۔

روئٹر ٹوکیو سے بذریعہ تار برقی خبر دیتا ہے کہ ایک باضابطہ خبر مین ظاہر کیا گیا ہے کہ جاپانیون نے گذشتہ ۱۶ تاریخ کو نیاؤیانگ اوینگ کے روسیون کو فرار کر دیا۔ بعد ازان دوسرے مقام پر قبضہ کر لیا گیا تہا۔ روسی سوار پلٹن جاپانیون کی گولہ باری سے تنگ آکر پسپا ہوئی اور پراگندہ حالت مین جانب شمال پسپا ہوئی۔ روسیون کو اس جنگ سے نقصانات عظیم واقع ہوئے ہین

جاپانیون کے کل ۱۲۵ سپاہی زخمی ہوئے۔ اور مارے گئے۔

ڈیلی ٹیلیگراف نامی اخبار کا نامہ نگار ٹوکیو سے خبر دیتا ہے کہ روسی افسر اپنی پیشقدم سپاہ کی طاقت اور قوت مین اضافہ کرنے کی غرض سے اپنی امدادی سپاہ کو لا رہے ہین۔ اب جو جاپانی جنرل کروکی کا مقام روسیون سے صرف ۳ میل کے فاصلے تک رہگیا ہے۔

روئٹر کا نامہ نگار مقیمہ فیض خبر دیتا ہے کہ گورنمنٹ فرانس نے سلطان مراکو کے لئے گولہ بارود بند کر دیا ہے۔ اور مدعی تاج و تخت کے لئے جو اسباب جاتا ہے اوس سے عمداً فرانس چشم پوشی کر رہا ہے اوس سے سلطان مراکو کو فرانس کے خلاف سخت غصہ پیدا ہوا ہے۔ اور سلطان نے فرانس سے انتقام لینے کی غرض سے فرنچ فوجی مشن فیض کو موقوف کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اب جو مراکو کو جرمن کی بڑی مدد ہے۔

گذشتہ ۱۵ تاریخ کو سینکڑون روسی افسر مقام کرسنوشیلو (روس) مین جمع ہوئے اور فوجی حالت پر بحث چہیڑی۔ جنرل ریہبانڈر نے موقع واردات پر آکر منتشر ہونیکا حکم دیا۔ کیونکہ یہ جلسہ خلاف قانون ہے۔ چنانچہ ایک گروہ مقابلہ کو آیا اور کہا کہ ہم شہنشاہ روس کی وفادار رعایا ہین۔ لیکن موجودہ جنگ مین بہرتی ہوکر ہمارے ابنائے جنس سے قصابون کا سا سلوک نہین کیا جا سکتا۔ جنرل مذکور نے ان لوگون کو باضابطہ طور پر جمع کرنیکا وعدہ دیا اور مجلس کو منتشر کر دیا گیا۔

ہاؤس آف کامنز مین آج شام کو صدر اعظم مسٹر بالفور نے ایک سوال کے جواب مین کہا کہ روسیون کی جانب سے جو برٹش سٹیمر سینٹ کلڈا ڈبو دیا گیا تہا اوسکے متعلق برطانیہ نے فوری اور موثر طور پر کام لینا چاہا ہے۔

فرانس کے وزیر خارجیہ ایم ڈلکاسی نے استعفا داخل کر دیا۔ بات صرف یہ ہوئی کہ پارلیمنٹ کی ایک ممبر ایم روئیر نامی نے یہ رائے پیش کی تہی کہ مراکو مین جو فرانسیسی مشن بہیجی جاتی ہے اوسکی بابت جرمن سرکار سے رائے لینی چاہیئے وزیر خارجیہ نے سینہ زوری دکہائی۔ اور اس رائے کی پروا نہ کی انجام یہ ہوا کہ جرمن مخالفانہ طور پر بیچ مین کود پڑا اور چاہیئے طرفین ور و بہیٹ ہوئی تو وزیر خارجیہ چل گیا۔ اور استعفا داخل کر دیا۔ اسکی جگہ بالفعل ایم روئیر کام کریگا۔

حال کی بحری جنگ مین روسی تعداد افواج ۱۲ ہزار ۷۰۰ ہوئی۔ اسمین سے ۶ ہزار تو غرق فی الآب ہو گئے اور ۴ ہزار ۹۰۰ اسیر ہوئے صرف ۲ ہزار بطور یادگار کے اتفاقیہ طور بچ نکلی۔

جاپان انگلستان کے نزدیک تو کچہ بہی نہ تہی لیکن جب ہوئے تو ایسے ہوئے کہ تمام دنیا مجبور ہین کہ جاپان کو اپنا جانی دوست بناوین تاکہ روس کی کنی دبی رہی۔ [illegible] سر پر بٹہاتے ہین۔

باوجودیکہ روسی فوج کی چہ لین [illegible] برٹش وہ کیسی مقابلہ کیلئے نہین کہڑے ہو سکتی۔ مگر روسی جاسوس برٹش علاقہ کی [illegible] برابر تاک کر رہے ہین۔ حال مین ایک روسی جاسوس سنگاپور مین پکڑا گیا جو وہان کے قلعہ کا نقشہ کہینچ رہا تہا اوسکو تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

اس سال ہوا نے بربادی کے اور کچہ نہین کیا پہلے فوراً طوفان نے غضب ڈہایا اور پہر اسکے بعد ہوا اسکے فوراً طوفان ہوا باندہی۔ نٹال مین پانی کے طوفان نے وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا کہ خدا کی پناہ۔ پائن ٹاؤن کا حوض پہٹ گیا اور اسکے سیلاب نے دیسی کاشتکارون پر پانی پہیر دیا لاکہون روپیہ کی زمین خراب ہوگئی وہ الگ۔ اور تخمیناً ۵۰۰ جانین ضائع ہوگئین وہ علیحدہ۔ غرضکہ وہ ہولناک مصیبت ہے جو [illegible] بیان نہین ہے۔ خیر خدا کا شکر ہے

نماز لزوکان کانگڑہ کا سرکاری چندہ ملاکر ۴۰ ہزار تک جمع ہوگیا ہے۔ ریاست کلسیہ سے ایکہزار آیا۔ کراچی سے پانچہزار۔ ماڑواڑ دربار نے ۲ ہزار بھیجا ہے۔

لودہیپ (بنگال) کے پنڈتوں نے سبھا کرکے قرار دیا کہ انگلستان کا سفر کرنے والے کشتری نہیں ہین۔

مدراس یونیورسٹی کے متعلق ایک لائبریری کے لئے گورنمنٹ مدراس خرید کتب کے لئے ۴ ہزار سالانہ دیا کریگی۔ علاوہ ازین ۲۰ ہزار یکمشت دیا گیا۔

ہند سے جو پیغامات تار ملک چین کو بھیجین اونکی خرچ مین یکم جولائی سے تخفیف کی گئی۔

منڈالے کے قدیم محل شاہی کے کلس کی مرمت کا حکم دیا گیا۔ اسکے لئے ۱۵ ہزار کی منظوری ہوئی۔

حکم ہوا ہے کہ چھاونیون کی پولیس کا تمام خرچ بھی آیندہ کل گورنمنٹ کے خزانہ سے اوا کریگی۔

مہم تبت کے انعام مین برٹش افسر کو سب سے زیادہ ۱۳۹۸ روپیہ ملیگا۔ بھرتی پور امپریل سروس فوج باربرداری کے افسران اور سپاہیون کو بھی انعام ملے گا۔

مدراس مین محبوب خان پہلوان کی کشتی مسٹر سینڈو کے دو شاگردون سے ہوئی جن مین سے ایک کو جو سوئٹزرلینڈ کا باشندہ ہے محبوب خان نے پچھاڑ لیا۔ اور دوسرا شاگرد نیوزیلینڈ کی ہے جو محبوب خان کے قابو نہ آسکا۔ سینڈو نے حسب وعدہ محبوب خان کو ۱۰۰ روپیہ انعام دیا۔

اجمیر کی ورک شاپ مین ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کے سفر کے لئے ایک نہایت ہی خوبصورت گاڑی تیار ہورہی ہے۔

ایسٹ انڈین ریلوے نے بھی اپنی گاڑیون پر بجائے "نیٹو" کے "انڈین" کا لفظ لکھوا دیا ہے۔ سرکاری گزٹ اور کاغذات مین بھی یہ اصلاح ضروری کا ہے

بلوچستان کے محکمہ جنگلات کے افسرون نے یورپ سے زیتون کی کاشت امتحان کے طور پر کی ہے۔ اگر اس بیش قیمت درخت کی کاشت مین کامیابی ہوئی تو سرحدی مقامات پر کثرت سے کاشت شروع ہو جائیگی۔ اور اسکی شاخین درہ ملاکنڈ پر بہت خوب نظر آئینگی۔

نواب دیر نے باجوڑ کا علاقہ اپنے چھوٹے بھائی میان گل کو دیدیا۔

دیسی افواج رسالہ مین وہی سوار وفعداری پر ترقی پائیگا۔ جو انگریزی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

کلکتہ مین گرمی سخت ہے۔ بیل گھوڑے بہت مر رہے ہین۔ عوام کا ناک مین دم ہے۔ ایک ہی اصطبل کے ۱۰ جانور ہلاک ہو گئے۔ کئی انگریز بیچارے گرمی کی جھڑپ مین آ گئے۔ خضر پور گھاٹ پر ستواترین انجنیئر گرمی سے پچھاڑ کہا کر گر پڑے شہر مین ہر روز ۲۰۰ من برف خرچ ہوتی ہے۔ اسپر بھی برف کا اسقدر قحط ہو رہا ہے ۱۰ سیر مشکل سے ملتی ہے۔ ہائیکورٹ بمبئی وکلا نے درخواست کی بوجہ سخت گرمی کے آٹھ روز کی تعطیل کیجاوے۔

ناگپور مین ایک ریلوے گارڈ ہر برٹ پلسی کو بجرم سرقہ داخل ایک ماہ قید سخت ہوئی۔

بھاری کا قلعہ خستہ حالت مین تھا۔ دفعتہ بیٹھ گیا۔ کئی آدمی اوسکے نیچے دبکر مر گئے۔

الہ آباد مین گنگا کا نیا پل بنام کرزن برج جمعرات کو کھولا گیا۔ لکھنؤ کا ایک نیا رستہ اور قریب ۲۰ میل کم فاصلہ کا کھل گیا۔

میونسپلٹی مدراس نے ایک فرنگی پر دعویٰ کیا ہے کہ وہ اپنے لڑکے دو برس کے بچہ کو ٹیکہ نہین لگانے دیتے۔

مدراس مین گنٹور کا نیا ضلع بنایا گیا۔ ڈسٹرکٹ و سیشن جج بمشاہرہ ۲۰۰۰ روپیہ ماہوار مقرر ہوئے

گونڈہ سے چاندہ تک ریل بنانی منظور ہوگئی۔ ایک شاخ پاوٹی تا ناگپور ہوگی۔

تیج سفر مینا کی اول کمپنی شملہ کلو کی سڑک بنانے مین لگ گئی۔ سرما تک تیار ہوگی۔

لاہور میونسپلٹی کا ارادہ ہے کہ لالٹینون مین دیسی برتنون کے بجائے انگریزی برتن استعمال کرے۔

اب معلوم کیا گیا ہے کہ ریاست منڈی میں گزشتہ زلزلہ سے ۲۰۰۰ جانین تلف ہوئین۔

کانگڑہ مین ماتارانی کا بھون دو ہزار برس کا پرانا تھا۔ اب پھر سے بنانا تجویز ہوا ہے۔

ہائیکورٹ کلکتہ کے ججون نے وکلا کی درخواست تعطیل نامنظور کی۔

ہندوستان کی تمام ریلون پر حکم ہو گیا ہے کہ یکم جولائی سے اوقات کے نئے معیار پر عمل کیا جاوے

پنجاب مین ابتدائی تعلیم کے لئے گورنمنٹ نے ایک لاکھ ۲۲ ہزار روپیہ اور عطا کیا۔

لاہور مین ایک شریف گھرانے کی نوجوان بیوہ لڑکی کو اپنے ہی ترقی پسند حضرات سہارا کر دلآزی کی معرفت ورغلا کر نکال لیا ہے۔ والدین روتے پیٹتے ہین۔ لڑکی کا ابتک پتہ نہیں لگا ہے۔ صاحب ضلع بہادر کو خبر کر دیگئی ہے۔ زمانہ نے ایسا رنگ بدل رکھا ہے کہ نہ دیکھا جاتا ہے نہ سونگھا جاتا ہے تو ہو ہی تہذیب کو روتے ہین مد خدہی ایسی دیسی تاشہ

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد المجید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔